بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر -24

اس عظیم مہینے میں قرآن مجید کے پیارے الفاظ اور خوبصورت انداز بیان پر غور و فکر کا درس جاری ہے۔

قرآن مجید میں صحابہ کے متعلق تیسری قسم کی آیات کے تعلق سے چند باتیں کی تھیں،(یاد دہانی کے لیے میں پھر سے بیان کر دیتا ہوں کہ:
قرآن مجید میں صحابہ کا ذکر تین قسم کی آیات میں بیان ہوا ہے:
1-صحابہ کے وجود سے پہلے۔
2-صحابہ کی زندگی میں بعض اہم لمحے۔
3-صحابہ کی وفات کے بعد امت پر انکا حق۔)

آج کی نشست میں جہاں پر رکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ صحابہ کی وفات کے بعد امت پر صحابہ کا کیا حق ہے،اور پچھلے درس کے آخر میں یہ بیان کیا تھا کہ بعد میں آنے والوں پر ایمانیات اور عقیدے کے اصول میں صحابہ کی اتباع کرنا لازمی ہے اور اسے ہدایت کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے، کہ کسی کے لیے بھی ہدایت اسکے بغیر ممکن ہی نہیں ہے،آج کی نشست میں اس ہدایت کی اہمیت،اسکی بنیاد اور اسے حاصل کرنے کا طریقہ اور صحابہ کے راستے کی اتباع کی مزید اہمیت کا بیان کرتے ہیں،ارشاد باری تعالی ہے:

﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝٦ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝٧﴾ [الفاتحة: 6-7]

اهْدِنَا: اللہ تعالیٰ سے سب سے بڑی اور سب سے عظیم دعا، اپنے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے ہدایت کی دعا ہے۔

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ: سیدھے راستے پر چلنے اور اس پر ثابت قدمی کی دعا۔ یہ سیدھا راستہ کس کا ہے؟ اور کہاں ہے؟ اور اس تک کیسے پہنچا جاسکتا ہے؟ فرمایا:

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ: انکا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ہے، یہ کون خوش قسمت لوگ ہیں؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾﴾ [النساء: 69]

یہ کون ہیں؟

النَّبِيِّينَ: انبیاء علیہم السلام۔

وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ: ان تمام خوبصورت صفات کی صحابہ اولین حقدار ہیں اللہ اکبر۔ اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر۔

پھر اس راستے سے جدا سب سے بڑے دو راستوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ: نہ انکا راستہ جن پر غضب کیا گیا۔ جو رب کے غصہ اور غضب کے حقدار ہیں، اور یہ وہ لوگ ہیں جو علم کے ہوتے ہوئے اور بہت کچھ جانتے ہوئے بھی شریعت کی مخالفت کرتے ہیں، عمل تو کرتے ہیں لیکن علم کے خلاف۔ جیسا کہ یہودیوں نے کیا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو انکے نقش قدم پر چلنے والا ہے۔

وَلَا الضَّآلِّیْنَ: اور نہ ہی گمراہوں کا راستہ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بغیر علم کے عمل کرتے ہیں۔ جیسا کہ نصاری نے کیاہے اور ہر وہ شخص جو انکے نقش قدم پر چلنے والا ہے۔ جبکہ دونوں یہود اور نصاری گمراہ ہیں اور دونوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے، لیکن جب دونوں کا شریعت کی مخالفت کا انداز مختلف تھا تو انکی پہچان کے لیے وعید کے الفاظ بھی مختلف ہیں۔ اور جو بھی ان دونوں خطرناک اور خوفناک راستوں سے بچ کر انبیاء اور صحابہ کے راستے کو تھام لیتا ہے وہی ہدایت یافتہ اور کامیاب ہوتا ہے۔

پھر صحابہ کے اس راستے کو چھوڑنے پر اصرار کرنے والوں کی سخت سزا اور وعید بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَمَنۡ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنۡ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدٰى وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ الۡمُؤۡمِنِينَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾﴾ [النساء: 115]

اور جو بھی رسول کی مخالفت کرے گا اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر کسی دوسری راہ کی اتباع کرے گا، تو وہ جدھر جانا چاہے گا ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے، اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے، اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ: اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید مخالفت کرنے والے کا ذکر ہو رہا ہے، وہ جو بھی ہو، صیغہ عموم ہے۔ یہ مشاقت اور شدید مخالفت کب ہوئی؟

فرمایا:

مِن بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدٰى:

ہدایت واضح ہو جانے کے بعد، عجیب بات ہے ہدایت واضح ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید مخالفت کیوں ہوئی؟ اور اسکی بنیادی وجہ کیا ہے؟

فرمایا:

وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ:

مومنوں کی راہ چھوڑ کر کسی دوسری راہ کی اتباع کی، سبیل المؤمنین، صحابہ کا راستہ ہے، اس عظیم راستے کو چھوڑنے کی وجہ سے ہی مشاقت الرسول ہوئی کیونکہ سبیل المؤمنین کے بغیر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ممکن نہیں ہے اور جب اتباع میں خلل پیدا ہو جائے تو مخالفت لازم آتی ہے۔

اور اس مخالفت کی دنیا میں سزا یہ ہے کہ:

نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ: جدھر جانا چاہے گا ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے، اسکے لیے نعوذ باللہ رسول کی مخالفت والا راستہ آسان کر دیں گے، وہ اسی کو ہی حق سمجھتا رہے گا، یعنی جب تک توبہ کر کے سبیل المؤمنین کو نہیں اپناتا۔ یہ دنیا کی سزا ہے اور آخرت کی سزا:

وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا:

اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے، اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

صحابہ کے راستے کو چھوڑنے کی سزا دنیا و آخرت میں ناکامی اور ذلت اور رسوائی ہے۔

نعوذ باللہ من الخذلان۔

آج کے درس میں اتنا کافی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے درس میں صحابہ کے تعلق سے چوتھی قسم کی آیات کا ذکر کریں گے جن میں صحابہ کی بعض غلطیوں کا بیان ہے، اور یہ آیات اس لیے درس میں شامل کی ہیں کیونکہ صحابہ سے بغض کرنے والوں کا یہ اعتراض ہمیشہ رہتا ہے کہ قرآن مجید کی وہ آیات جن میں صحابہ کی غلطیوں کا ذکر ہے، ان آیات کا ذکر ہی نہیں کیا جاتا، اگلے درس میں ان آیات میں غور و فکر کرتے ہیں اور

دیکھتے ہیں کہ کیاان آیات میں صحابہ کی تنقیص کی گئی ہے یا تعریف؟اور ان آیات میں اصل پیغام کیا ہے؟

واللہ أعلی وأعلم۔

اللہ تعالیٰ سے دعاہے کہ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت کا حق ادا کرنے اور اس میں غور وفکر کرنے کی اور صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے،توحید اور سنت اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے،اور ہر وبا،فتنے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش(حفظہ اللہ)کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-24) سے لیا گیا ہے۔